

یتھارته گیتا شری مدھگود گیتا

(پہلا باب)

دھرت راشٹرنے پوچھا۔ ”سخنے! میدانِ دین۔ (دھرم ک्षेत्र)، میدانِ عمل۔

(کوئن کشنا) میں اکھا جنگ کی خواہش والے میرے اور پانڈو کے اولاد نے کیا کیا؟
جهالت کی تمثیل دھرت راشٹر اور احتیاط کی تمثیل سخنے! جہالت من کی اشنا میں
رہتی ہے۔ جہالت سے گھیرا ہوا من دھرت راشٹر پیدائشی نایبنا ہے، لیکن تمثیل احتیاط سخنے
کے وسیلہ سے وہ دیکھتا ہے، سنتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ پروردگار ہی حق ہے، پھر بھی جب تک
اس سے پیدا تمثیل فرقہ دُریودھن زندہ ہے، اس کی نظر ہمیشہ کوروں پر رہتی ہے، عیوب
پر ہی رہتی ہے۔

جسم ایک میدان ہے۔ جب دل کی دنیا میں روحانی دولت کی افراط ہوتی ہے تو یہ جسم
جسم میدانِ دین بن جاتا ہے۔ اور جب اس میں دنیوی دولت کی افراط ہوتی ہے تو یہ جسم
میدانِ عمل بن جاتا ہے کوئن یعنی کرو۔ یہ لفظ حکمی ہے۔ شری کرشن کہتے ہیں۔ قدرت سے
پیدا تینوں صفات کے زیر اثر پابند ہو کر انسان عمل پیرا ہوتا ہے وہ ایک لمحہ بھی عمل کئے بغیر
نہیں رہ سکتا، صفات اُس سے کرالیتی ہے، نیند میں بھی کام بند نہیں ہوتا، وہ بھی تدرست جسم
کی محض ضروری خوارک ہے۔ تینوں صفات انسان کو دیوتا سے حشرات الارض تک اجسام
میں ہی باندھتی ہے۔ جب تک قدرت اور قدرت سے پیدا صفات زندہ ہے، تب تک کام
کا سلسلہ کوئن لگا رہے گا، لہذا پیدائش اور موت کے سلسلہ والا میدان (کشنا) عیوب والا

میدان۔ میدان عمل ہے اور حقیقی دین معبد میں داخلہ دلانے والے قبل ثواب خصائص (پانڈوؤں) کا حلقة میدان دین ہے۔

ماہرین آثارِ قدیمه پنجاب میں، کاشی اور پریاگ کے درمیان وہ مختلف جگہوں پر کرو (کسٹر) میدان جنگ کی تحقیق میں لگے ہیں، لیکن گیتا کے مصنف نے خود بتایا ہے کہ جس میدان میں یہ جنگ ہوئی وہ کہاں ہے؟ جنگ کی تفصیل بتائی، جس میں "ارجن! یہ جسم ہی میدان ہے اور جو اسے جانتا ہے، اس کا کنارہ پالیتا ہے، وہ عالم میدان ہے۔ (یعنی میدان سے باخبر ہے) آگے انہوں نے میدان (کسٹر) کی تفصیل بتائی، جس میں دشوار، من، عقل، غرور پانچوں عیوب اور تینوں صفات کا بیان ہے۔ "روحانی دولت" اور دینیوی دولت، پانڈو کے اولاد و هرث راشٹر کے اولاد، ہم ذات، اور غیر نسلی خصائص۔

تجربہ کا عظیم انسان کی پناہ میں جانے پر ان دونوں خصائص میں جنم کی شروعات ہوتی ہے۔ یہ میدان اور عالم میدان کی جنگ ہے اور یہ حقیقی جنگ ہے عالمی جنگوں سے تاریخ بھری پڑی ہے، لیکن اُن میں فتح حاصل کرنے والوں کو بھی دائمی فتح نہیں ملتی، یہ تو آپسی انتقامات ہیں، قدرت کا پوری طرح خاتمه کر کے قدرت سے ماوراء کے اقتدار کا دیدار کرنا اور اُس میں داخل ہونا ہی حقیقی فتح ہے، یہی ایک ایسی فتح ہے، جس کے پیچے شکست نہیں ہے، یہی نجات ہے، جس کے پیچے آمدورفت کی قید نہیں ہے۔

اس طرح جہالت سے گھرا ہرمن، ضبطِ نفس کے ذریعہ جانتا ہے کہ میدان اور عالم میدان انسان کی جنگ میں کیا ہوا؟ اب ضبطِ نفس کے عروج کے مطابق اُسے صلاحیت آتی جائے گی۔

دृष्ट्वा तु पाण्डवानीकं व्यूढं दृर्योधनस्तदा।

आचार्यमुपसद्गम्य राजा वचनमब्रवीत् ॥२॥

اُس وقت شاہ دریو ہمن نے صف آر اپانڈوؤں کی فوج کو دیکھ کر رُڑا چاریہ کے

قریب جا کر یہ بات کہی۔

شرک کا برتاب وہی درڑاچار یہ ہیں۔ جب علم ہو جاتا ہے کہ ہم اعلیٰ معبود سے جدا ہو گئے ہیں (یہی دوئی کا احساس ہے) وہاں اُس کے حصول کے لئے تڑپ پیدا ہو جاتی ہے، تبھی ہم مرشد کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ دونوں خصائص کے بیچ یہی اولین مرشد ہے۔ اگرچہ بعد کے مرشد جوگ کے مالک شری کرشن ہوں گے جو جوگ کے حامل ہوں گے۔

شاہ دریودھن علامہ دروڑ کے قریب جاتے ہیں تمثیل فرقی دریودھن فرقی تمام مصیبتوں کا جڑ ہے، شاہ ہے۔ دریودھن، در، یعنی عیب دار، یودھن، یعنی وہ دولت، روحانی ہی وائی دولت ہے۔ اُس میں جو عیب پیدا کرتی ہے، وہ ہے فرقی، یہی قدرت کی طرف کھینچتی ہے اور حقیقی علم کے لئے ترغیب بھی عطا کرتی ہے۔ فرقی ہے، تبھی تک پوچھنے کا سوال بھی ہے ورنہ سبھی مکمل ہی ہیں۔

لہذا صاف آرایاںڈوؤں کی فوج کو دیکھ کر یعنی ثواب سے رواں مزین ہم ذات خصائص کو منظم دیکھ کر تمثیل فرقی دریودھن نے اول معلم دروڑ کے قریب جا کر یہ گزارش کی۔

پश्यैतां पाण्डुपुत्राणामाचार्य महर्तीं चमूम्।

व्यूढां दुपदपुत्रेण तव शिष्येण धीमता ॥۳॥

اے علامہ! اپنے سمجھدار شاگرد دروید کے پسر دھرشٹ دُمن کے ذریعہ صفات آراکھڑی کی ہوئی پانڈوؤں کے اولاد کی اس بہت بڑی فوج پر نظر ڈالیئے۔

دائیٰ مستحکم مقام میں عقیدت رکھنے والا مستحکم من ہی دھرشٹ دُمن، ہے۔

یہی ثواب سے لبریز خصائص کا رہبر ہے۔ اس سادھن کا دلیل وسیلہ مشکل نہیں، من کا ارادہ مضبوط ہونا چاہیے۔ اب دیکھیں فوج کی وسعت۔

अत्र शूरा महोष्वासा भीमार्जुनसमा युधि ।

युयुधानो विराटश्च दुपदश्च महारथः ॥४॥

اس فوج میں مهہष्वासا، عظیم معبود میں مقام دلانے والے، احساس کی تمثیل (بھیم) عشق کی تمثیل ارجمن کی طرح تمام سر باز بہادر، جیسے پاکیزگی کی

تمثیل ساٹیکی، ”ویراٹ“ ہر جگہ خدائی نظارہ کا عقیدہ، مردمیدان شاہ درویڈ یعنی مستحکم حالت اور۔

धृष्टکेतुश्चेकितानः काशिराजश्च वीर्यवान् ।

پुरुजित्कुन्तिभोजश्च शैव्यश्च नरपुणगवः ॥۱۵॥

”�ृष्टکेतु“ غیر متزل فرض چکیتاناں ہے جہاں سے بھی جائے وہاں سے ذہن کو چھینج کر معبد میں ساکن کرنا کاشی راجہ کا، جسم کی تمثیل کاشی میں ہی وہ اقتدار ہے استھول (عام طرح کا قائم جسم) (سُوكھ) (حوالہ کے کاروبار سے وابستہ لطیف جسم) (حوالہ کے موضوعات سے مبرا لیکن غرور سے مزین لطیف بھی لطیف جسم) اجسام پر فتح دلانے والا کو چکیتی�و ج پوری فرض سے دنیا پر فتح، انسانوں میں افضل، (شیو) یعنی صداقت کا سلوک۔

युधामन्युश्च विक्रान्त उत्तमौजाश्च वीर्यवान् ।

सौभद्रो द्रौपदेयाच सर्व एव महारथाः ॥۱۶॥

اور جفاش، یو یو یو جنگ کے مطابق من کا عقیدہ، عتھا ماؤ جا، نیک کی مسٹی، سُبھدرا کا پسر ابھی مان چکیتی ہے تو دل خوف سے خالی ہو جاتا ہے، ایسی مبارک بنیاد سے پیدا بے خوف من ذہن کی تمثیل درویڈی کے پانچوں اولاد۔ محبت، حسن، فراخ دلی، لطافت، استقامت، سب کے سب مجاہد اعظم ہیں۔ راہ ریاضت پر پوری صلاحیت کے ساتھ چلنے کی الہیت ہے۔

اس طرح درویڈ من نے پانڈوؤں کے طرفداروں کے پندرہ۔ بیس نام گنانے جو روحاںی دولت کے بہت خاص حصے ہیں۔ غیر نسلی خصائص کا شاہ ہوتے ہوئے بھی فرقی ہی ہم ذات خصائص کو سمجھنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔

درویڈ من اپنی پیروی کرتے ہوئے مختصر میں کہتا ہے! اگر کوئی خارجی جنگ ہوتی تو اپنی فوج بڑھا پڑھا کر گنا تا۔ عیوب کم گنانے گئے، کیوں کہ ان پر فتح پانا ہے، وے فانی

ہیں۔ محض پانچ سات عیوب گنائے گئے جن کے اثناء میں سارے دنیوی خصائص موجود ہیں جیسے۔

اسماک تु ویشیष्टا یے تا ننیبودھ دھیجو تم ।

نا�کا مم سان्यस्य संज्ञार्थ तान्द्रवीमि ते ॥۷॥

افضل برہمن ہمارے طرفداروں میں جو۔ جو خاص سردار ہیں انہیں بھی آپ سمجھ لیں۔ آپ کو جانے کیلئے میری فوج کے جو سپہ سالار ہیں، ان کو بتا تا ہوں۔ خارجی جنگ میں سپہ سالار اعظم کے لئے افضل برہم تاختاط ببرہم نہیں ہے۔ درحقیقت 'گیتا' میں باطن کے دون خصائص کی جنگ ہے۔ جس میں شرک کا برتاؤ ہی درونز ہے۔ جب تک ہم ذرا سا بھی معمود سے الگ ہیں، تب تک قدرت موجود ہے۔ شرک بنائے ہے۔ اس 'دوئی' پر فتح پانے کی ترغیب اول مرشد درونز اچاریہ سے ملتی ہے۔ ادھورا علم ہی مکمل علم حاصل کرنے کیلئے ترغیب دیتا ہے۔ وہ عبادت گاہ نہیں، وہاں بہادروں کو ظاہر کرنے والا تاختاط ہونا چاہئے۔ غیر نسلی خصائص کے سردار کون کون ہیں؟

भवान्भीष्मश्च कर्णश्च कृपश्च समितिजयः ।

अश्वत्थामा विकर्णश्च सौमदत्तिस्तथैव च ॥۸॥

ایک تو خود آپ (دوئی کے برتاؤ کی تمثیل درونز اچاریہ) ہیں

، شک کی تمثیل دادا بھیشم، ہیں۔ شک ان عیوب کا مصدر ہے، آخر تک زندہ رہتا ہے، الہذا دادا (پتامہ) ہے۔ پوری فوج فنا ہو گئی، یہ زندہ تھا۔ بستر تیر پر بے ہوش تھا، پھر بھی زندہ تھا، یہ ہے سب کی تمثیل بھیشم، شک آخر تک رہتا ہے۔ اسی طرح غیر نسلی عمل کی تمثیل کرن، اور جنگ کو جیتنے والے کریا چاریہ، ہیں۔ ریاضت کی حالت میں ریاضت کش کے ذریعہ کرم کا برتاؤ بھی کریا چاریہ ہے۔ معمود مہربانیوں کے مخزن ہیں اور حصول کے بعد عابد کی بھی وہی شکل ہے، لیکن ریاضت کے وقت میں جب تک ہم لوگ ہیں، معمود الگ ہے، غیر نسلی

خلاصت زندہ ہے، فرقی کے تمثیل گھراوے ہے۔ ایسی حالت میں ریاضت کش اگر حم کا برتاؤ کرتا ہے تو وہ برباد ہو جاتا ہے (سیتا نے حم کیا تو کچھ وقت لنکا میں کفارہ ادا کرنا پڑا) اوشواہم رحم دل ہوئے تو ذلیل ہونا پڑا۔ جوگ کے کاربردار ولی پتھجی بھی یہی کہتے ہیں

”تے سما�ا و پرساراً بُعْثَانَهُ سِدْحَيْ:“

۳۷/۳ عروج کے وقت میں کامیابیاں ظاہر ہوتی ہیں! وے درحقیقت کامیابیاں ہی ہیں، لیکن نجات حاصل کرنے کیلئے اتنی ہی بڑی اڑچنیں ہیں، جتنے خواہش، غصہ، لاپچ، فریب وغیرہ گوسامی تنسی داس کا بھی یہی فیصلہ ہے۔

छوڑت گرنا چیز جانی خگارا یا । ویجھ ان نے کر رکھ تباہ مانا ॥

ریجھ پر رکھ بہو بھائی । بُعْدِ حِلْمٍ لَوْبَهُ دِیخَا وَهِلْمٍ آرَدَ ॥

(رام چرت مانس ۷/۱۲۷-۱۲۸)

قدرت (مایا) تمام دقیقیں پیدا کرتی ہے۔ مال و متع عطا کرتی ہے، یہاں تک کہ کام بنا دیتی ہے۔ ایسی حالت والا ریاضت کش بغل سے گزر بھر جائے، موت کا ہم کنار مریض بھی جی اٹھے گا، وہ بھلے ہی صحت مند ہو جائے، لیکن ریاضت کش اسے اپنی ویں مان بیٹھے تو برباد ہو جائے گا۔

ایک مریض کی جگہ پر ہزاروں مریض گھیر لیں گے۔ یاداں اور غور و فکر کا سلسلہ ٹوٹ جائے گا اور ادھر بہکتے دنیا داری کی افراط ہو جائے گی۔ اگر منزل دور ہے اور ریاضت کش رحم کرتا ہے تو رحم کا تھا سلوک ہی سمتیں جو یہی پوری فوج کو جیت لے گا لہذا ریاضت کش کو تکمیل کے آخر تک اس سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ ’دیا سنت کسارت سانے دیا دھوری حالت میں یہ غیر نسلی خلاصت کا ناقابل تنفس ہے۔ اسی طرح فرقی کی تمثیل اسما، اشہاد، عکس قصور کی تمثیل ویکرنا، اور گمراہی کی تمثیل نفس ہی، سرور اسما، بھی خارجی بہاؤ کے سردار ہیں۔

अन्ये च बहवः शूरा मदर्थे त्यक्तजीविताः ।

नानाशस्त्रप्रहरणः सर्वे युद्धविशारदाः ॥६॥

اور بھی بہت سے جگنجو تمام اسلحہ سے لیس میری خاطر زندگی کی امید کو چھوڑ کر جنگ میں ڈلے ہیں۔ سبھی میرے لئے جان کی قربانی دینے والے ہیں۔ لیکن ان کا کوئی قابل توجہ پختہ وجود نہیں ہے۔ اب کون سی فوج کرن خیالات کی بناء پر محفوظ ہے؟ اس پر کہتے ہیں۔

अपर्याप्तं तदस्माकं बलं भीष्माभिरक्षितम् ।

पर्याप्तं त्विदमेतेषां बलं भीमाभिरक्षितम् ॥७॥

بھیشم کی حمایت یافتہ ہماری فوج ہر طرح سے ناقابل فتح ہے۔ اور بھیشم کی حفاظت یافتہ ان لوگوں کی فوج پر فتح حاصل کرنا سہل ہے۔

”کافی اور نا کافی“ جیسے سہل لفظ کا استعمال ڈریوڈن کے شک و شبہ کو ظاہر کرتا ہے لہذا دیکھنا ہے کہ بھیشم کون سا اقتدار ہے جس پر کوئی منحصر ہیں اور بھیشم کون سی طاقت ہے، (جس پر وحشی دولت سارے پانڈوں منحصر ہیں؟ ڈریوڈن اپنا نظام دیتا ہے کہ۔

अयनेषु च सर्वेषु यथाभागमवस्थिताः ।

भीष्ममेवाभिरक्षन्तु भवन्तः सर्व एव हि ॥८॥

سب مور چوں پر اپنی جگہ پر قائم رہتے ہوئے آپ کے سب لوگ بھیشم کی ہی ہر طرف سے حفاظت کریں۔ اگر بھیشم زندہ ہے، تو ہم ناقابل شکست ہیں۔ لہذا آپ پانڈوؤں سے نہ لڑ کر صرف بھیشم کی ہی حفاظت کریں۔ کیسا جنگجو ہے بھیشم، جو خود اپنے حفاظت نہیں کر پا رہا ہے؟ کو روئی کو اس کی حفاظت کا انتظام کرنا پڑ رہا ہے یہ کوئی خارجی جنگوں نہیں، شک و شبہ ہی بھیشم ہے۔ جب تک شک زندہ ہے تب تک غیر نسلی خصائیں (کورو) ناقابل فتح ہے، ناقابل فتح کا یہ مطلب نہیں جس سے فتح ہی نہ کیا جاسکے بلکہ ناقابل فتح کا مطلب اسی رافت (دُرْجَة) ہے۔ جس سے شکل سے ہی فتح کیا جا سکتا ہوا۔

महा अजय संसार रिपु, जीति सकइ सो बीर ।।(रामचरित मानस, ६ ।८०)

اگر شک ختم ہو جائے تو جہالت کا وجود ختم ہو جائے، فرقیٰ وغیرہ جو جزئی طور پر باقی بھی ہے۔ جلد ہی ختم ہو جائیں گے، بھیشم کی خواستہ موت تھی، خواہش ہی شک، خواہش کا خاتمه اور شک کا مٹنا ایک ہی بات ہے، اسی کو سدت کبیر نے آسان طریقے سے کہا۔

�चھا کا یا ایسا مانا، ایسا جگ اپنایا۔

کہ کبیر جے ایسا ویوارجیت، تاکا پار ن پا یا ॥

جہاں شک نہیں ہوتا، وہ لامدد و دار غیر مریٰ ہے۔ اس جسم کی پیدائش کی وجہ خواہش ہے۔ خواہش ہی فطرت (مانا) ہے اور خواہش ہی دنیا کی پیدائش کی وجہ ہے۔ سو جکامیت (6 12 13) کی بھر کہتے ہیں جو خواہشات سے ہر طرح خالی ہے، لامدد و دار متنا ہی، بے شمار غصر میں داخلہ پا جاتے ہیں۔

یو ڈکامو نیکاماں آپکام آٹکام آپکام نہ تاسی پرا یا عالمی بھل روح ہے، اس میں کبھی گراٹ نہیں آتی، وہ معبد کے ساتھ ایک ہو جاتا ہے۔ شروع میں خواہشات میں خواہشات لامتنا ہی ہوتی ہے اور آخر الامر اعلیٰ روح کے حصول کی خواہش باقی رہتی ہے۔ جب یہ خواہش بھی پوری ہو جاتی ہے، تب خواہش کا بھی اختتام ہو جاتا ہے۔ اگر اس سے بھی بڑی کوئی چیز ہوتی، تو آپ اس کی خواہش ضرور کرتے، جب اس سے آگے کوئی چیز ہے ہی نہیں تو خواہش کس کی ہو گی۔ جب حاصل ہونے قابل کوئی چیز لا حاصل نہ رہ جائے تو خواہش بھی بنیادی طور پر ختم ہو جاتی ہے اور خواہش کے ختم ہوتے ہی شک کا ہر طرح خاتمه ہو جاتا ہے۔ یہی بھیشم کی خواستہ موت ہے۔ اسی طرح بھیشم کے زیر حفاظت ہم لوگوں کی فوج ہر طرح سے ناقابل فتح ہے۔ جب تک شک ہے، تبھی تک جہالت کا وجود ہے، شک دور ہوا تو جہالت میں ختم ہو جاتی ہے۔

بھیشم کی حفاظت یافتہ ان لوگوں کو فوج فتح پانے میں سہل ہے۔ خیال کی تینیل بھیشم

‘خیال میں وہ قوت ہے کہ غیر مرئی ذاتِ مطلق بھی مرئی ہو جاتی ہے۔’
 بھاولہ ویڈیتے دے وہ خیال میں وہ قوت ہے کہ غیر مرئی ذاتِ مطلق بھی مرئی ہو جاتی ہے۔
 (رामचरित मानस, 7 192 ख) شری भगवत्स्य भगवान् सुख निधान करुना अयन।

کرشن نے اسے عقیدت کہہ کر مناطب کیا ہے۔ خیال میں وہ الہیت ہے کہ پروردگار کو بھی اپنے قابو میں کر لیتا ہے۔ خیال سے ہی پورے کی پورے پاکیزہ خصال کا عروج ہے۔ یہ ثواب کا محافظ ہے، ہے تو اتنا طاقتور کہ اعلیٰ ترین معبد کے حصول کو ممکن بناتا ہے، لیکن ساتھ ہی ساتھ اتنا نازک بھی ہے کہ آج نیک خیال ہیں تو کل اُسے بد خیال میں تبدل ہوتے دیر نہیں لگتی۔ آج آپ کہتے ہیں، مہاراج بہت نیک ہیں۔ کل کہہ سکتے ہیں کہ نہیں، ہم نے تو دیکھا ہے کہ مہاراج کھیر کھاتے ہیں۔

धास पात जे खात हैं, तिन्हाहि सतावै काम ।

दूध मलाई खात जे, तिनकी जाने राम ॥

اله (इस्लام) میں ذرا سی بھی کمی محسوس ہونے پر خیال متزلزل ہو جاتا ہے، پاکیزہ خصلت ڈاویں ڈول ہوا ٹھنڈی ہے، معبد سے تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ لہذا بھیم کے ذریعہ حفاظت یافتہ ان لوگوں کی فوج فتح حاصل کرنے میں سہل ہے ولی پتھجی کا بھی یہی فیصلہ ہے (یوگ ستر ۱/۱۲) طویل مدت تک مسلسل پوری عقیدت کے ساتھ کی ہوئی ریاضت ہی غیر متحرک ہو پاتی ہے۔

तस्य संजनयन्हर्षं कुरुवृद्धः पितामहः ।

सिंहनादं विनद्योच्चैः दध्मौ प्रतापवान् ॥ १९२ ॥

اس طرح اپنی طاقت اور کمزور یوں پر نگاہ دوڑانے کے بعد صدائے ناقوس ہو گی۔ ناقوس کی آواز کرداروں کے بھادری کا اعلان ہے کہ فتح حاصل کرنے پر کون سا کردار آپ کو کیا دے گا؟ کوروؤں میں بزرگوار جلالی بھیشم نے اُس دُریوڈھن کے دل میں خوشی پیدا کرتے ہوئے اوپنجی آواز میں شیر کی گرج کی طرح خوفناک ناقوس بجا یا۔ شیر دنیا کے خوفناک پہلوکی علامت ہے۔ گھنگھور جنگل کی گھنی خاموشی میں شیر کی دہاڑ کان میں پڑ جائے تو رو نگئے کھڑے

ہو جائیں گے دل کا پنے لگے گا، گوکہ شیر آپ سے میلوں دور ہے۔ خوف دنیا میں ہوتا ہے۔ خدا میں نہیں، وہ تو بلا خوف اقتدار ہے۔ شک کی تمثیل بھیشم اگر فتح حاصل کرتا ہے، تو دنیا کے جس خوفناک جنگل میں آپ ہیں اس سے بھی زیادہ خوف کی کھول میں لپیٹ دے گا۔ خوف کی ایک طبق اور چڑھ جائے گی، خوف کا پردہ اور موٹا ہو جائے گا۔ یہ شک اس کے علاوہ اور کچھ نہیں دے گا۔ الہذا دنیا سے چھکارا ہی منزل مقصود کا راستہ ہے۔ دنیا میں خصلت تو جنگلی (بھاٹوی) ہے، گھنے اندر ہیرے کا سایہ ہے۔ اس کے آگے کوروؤں کا کوئی اعلان نہیں ہے کوروؤں کی طرف سے کئی نقارے ایک ساتھ بے لیکن کل ملا کروہ بھی خوف ہی پیدا کرتے ہیں، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ہر عیب کچھ نہ پچھ خوف تو پیدا کرتا ہی ہے الہذا انہوں نے بھی اعلان کیا۔

تاتः शङ्खश्च भेर्यश्च पणवानकगोमुखाः ।

सहसैवाभ्यन्त स शब्दस्तुमुलोऽभवत् ॥१९३॥

اُس کے بعد تمام ناقوس، نگاڑے، ڈھول اور نر سنگ وغیرہ باجے ایک ساتھ ہی بچے ان کی آواز بھی بڑی خوفناک ہوئی! خوف پیدا کرنے کے علاوہ کوروؤں کا کوئی اعلان نہیں ہے۔ دنیوی غیر نسلی خصائص کامیاب ہونے پر فرقلی کی بندش اور سخت بنا دیتی ہے۔ اب نیک خصائص کی طرف سے اعلان ہوا، جس میں پہلا اعلان جوگ کے مالک شری کرشن کا ہے۔

ततः श्वेतैर्हयैर्युक्ते महति स्यन्दने स्थितौ ।

माधवः पाण्डवश्वैव दिव्यौ शङ्खौ प्रदध्मतुः ॥१९४॥

اس کے بعد سفید گھوڑوں والے (جس میں ذرا سا بھی کالا پین، عیب نہیں ہے۔ سفید صاحب پا کیزگی کی علامت ہے، 'مہاتی س्यन्दनے' عظیم رتح پر بیٹھے ہوئے جوگ کے مالک شری کرشن اور ارجمن نے بھی ماورائی ناقوس بجائے۔ ماورائی کا معنی ہے۔ نادر، عالم ناسوت۔ عالم بقاء، عالم لا ہوت، جہاں تک پیدا ش اور موت کا خوف ہے، ان تمام عالم سے

الگ ماورائی، نیک عمل والی حالت عطا کرنے کا اعلان جوگ کے مالک شری کرشن کا ہے۔
سونے چاندی۔ لکڑی کا رتھ نہیں، رتھ ماورائی، ناقوس ماورائی، لہذا اعلان ماورائی ہی ہے۔
عوالم سے دور واحد خدا ہے، سیدھا اُس سے نسبت بنانے کا اعلان عالم سے دور واحد الہ ہے،
سیدھا اُس سے نسبت بنانے کا اعلان ہے وے کیسے اس مقام پر پہنچا گئے؟

پاञ्चजन्यं हृषिकेशो देवदत्तं धनञ्जयः ।

पौण्ड्रं दध्नौ महाशङ्खं भीमकर्मा वृकोदरः ॥१९५॥

‘‘جودل کی سمجھی باتیں جانے والے ہیں ان شری کرشن نے’’ نام کا ناقوس
بجا یا، پانچوں حواسِ باطنی کے پانچوں صفات لفظ صرف لمس، شکل لذت، مہک، کے لطف
سے الگ کراپنے عقیدت مندوں (مقلدوں) کی جماعت میں ڈھالنے کا اعلان کیا۔
خوفناک طریقہ سے بہکتے ہوئے حواس سمیٹ کر انہیں اپنے خدمت گار کی جماعت
میں کھڑا کر دینا دل سے محک مرشد کی دین ہے۔ شری کرشن ایک جوگ کے مالک، مرشد
تھے۔ ‘‘ہن، شیشستہ دھن، بھگوان! میں آپ کا مقلد ہوں! خارجی موضوعات کو ترک کر قصور میں
معبدوں کے علاوہ دوسرا نہ دیکھیں، دوسرا نہ سنے، نہ دوسرے کو چھوئے، یہ مرشد کے تجرباتی
تحریک پر منحصر کرتا ہے۔’’¹ دھن، روحانی دولت کو قابو کرنے والا عشق ارجمن ہے
اللہ کے مطابق انسیت جس میں ہجر، ترک دنیا، اشک روای ہو۔ بہ نیتن گیرا
گدھگدھ گیرا نیتا۔ احتجاج ہو۔ اللہ کے علاوہ کسی دوسرے قصور کا ذرا بھی مکرا و نہ ہونے پائے، اُسی کو عشق
کہتے ہیں۔ اگر یہ کامیاب ہوتا ہے، تو پروردگار میں داخلہ لانے والی روحانی دولت پر فتح
حاصل کر لیتا ہے، اسی کا دوسرا نام دولت پر فتح حاصل کرنے والا (دھنخ) بھی ہے۔ ایک
دولت تو خارجی دولت ہے، جس سے جسم کی ضروریات پوری ہوتی ہے، روح سے اس کا
کوئی تعلق نہیں ہے اس سے الگ ہٹ کر ہمیشہ قائم رہنے والی روحانی دولت ہی خود کی
دولت ہے۔ یاد رکھو! میں میتریہی، یا جاوارکی کوئی سمجھایا کہ مال وزر سے

لبریز میں کے ماکان سے بھی عصر نوشاب کا حصول نہیں ہو سکتا۔

دہشت پیدا کرنے والے بھیم سین نے پونڈر، یعنی محبت نام کا عظیم ناقوس بجا یا، احساس کا مصدر اور مقام کرنے کی جگہ دل ہے، لہذا اس کا نام برمی کو در (بھیم سین) ہے آپ کا احساس اور لگاؤ طفیل میں ہوتا ہے، لیکن درحقیقت وہ لگاؤ آپ کے دل میں ہے جو بچے میں جا کر مجسم ہوتا ہے۔ یہ خیال اتحاد اور بے انتہا طاقت ور ہے، اُس نے محبت پونڈر نام کا ناقوس بجا یا۔ احساس میں ہی وہ محبت مضر ہے، لہذا بھیم نے پونڈر محبت نام کا عظیم ناقوس بجا یا احساس بے حد طاقت ور ہے، لیکن محبت کے تحریک کے وسیلہ سے۔

ہریٰ و्यापक سर्वत्र سماناً । پرم تے پ्रکट होहिं मैं जाना ॥

(रामचरितमानस, ۹۱۹۷۸ ۱۴)

کنٹی کے پر شاہید ہشتر نے انت و تبع نام کا ناقوس بجا یا۔ فرض کی تمثیل کنٹی اور تمثیل دین یہ ہشتر! دین پر مستقل مراجی رہے گی تو انت و تبع۔ لامددو اعلیٰ روح میں مقام دلائے گا۔ جنگ میں جو ساکن ہے وہی یہ ہشتر ہے۔ مالک کل (پ्रکृतی پुرush) میدان اور عالم میدان کی جنگ میں مستقل رہتا ہے، بڑی سے بڑی تکلیف سے بھی متزلزل نہیں ہوتا تو ایک روز جو لامددو ہے، جس کی حد نہیں ہے، وہ ہے۔ عصر اعلیٰ روح مطلق، اس پر فتح دلا دیتا ہے۔

اصول کی تمثیل نکول نے سو گھوش نام کا ناقوس بجا یا۔ جیسے جیسے اصول کا عروج ہو گا، نامبارک کا خاتمه ہوتا جائے گا، مبارک کا اعلان ہوتا جائے گا۔ صحبت نیک کی تمثیل سہد یونے مژی پوسیک نامک ناقوس بجا یا۔ مفکرین نے ہر ایک نفس کو پیش قیمتی جواہر کا نام دیا ہے ("ہیرا جیسی سوانسابتؤں میں بیتی جائے")، ایک صحبت نیک تو وہ ہے جو آپ صاحب انسانوں کی زبان سے سنتے ہیں لیکن حقیقی صحبت نیک باطنی ہے شری کرشن کے مطابق روح ہی حق ہے، ابدی ہے ذہن ہر طرف سے سمٹ کر روح کی صحبت کرنے لگے یہی حقیقی نیک صحبت ہے

یہ نیک صحبت غور و فکر اور مراقبہ کے مشکل سے صادر ہوتی ہے جیسے جیسے حق کی قربت میں یاد (سُورَةٌ) تکنی جائے گی، ویسے ویسے ایک۔ ایک سانس پر قابو حاصل ہوتا جائے گا، من کے ساتھ حواس پر قابو ملتا جائے گا جس دن مکمل قبضہ ہو گا، منزل حاصل ہو جائے گی، باجوں کی طرح ذہن کا روح کے سُر میں سُر ملا کر صحبت کرنا ہی صحبت نیک ہے۔

باہری جواہر سخت ہے، لیکن سانس کا جواہر پھول سے بھی زیادہ نازک ہے پھول تو کھلنے یا ٹوٹنے پر مر جھاتا ہے، لیکن آپ اگلی سانس تک زندہ رہنے کا قول نہیں دے سکتے لیکن صحبت نیک کامیاب ہونے پر ہر ایک نفس پر قابو دلا کر مقصد اعلیٰ کو حاصل کرادیتی ہے۔ اس کے آگے پانڈوؤں کا کوئی اعلان نہیں ہے، لیکن ہر ایک وسیلہ کچھ نہ کچھ پاکیزگی کی راہ میں دوری طے کرتا ہے آگے فرماتے ہیں۔

کاششی پارمےष्वासः शिखण्डी च महारथः ।

धृष्टद्युम्नो विराटश्च सत्यकिश्चापराजितः ॥ १९७ ॥

جسم کی تمثیل کاشی: انسان جب ہر جانب سے من کے ساتھ حواس کو سمیٹ کر جسم میں ہی مرکوز کرتا ہے، تو: پارمے�्वास۔ اعلیٰ معبدوں میں مقام کرنے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اعلیٰ معبدوں میں مقام دلانے میں اہل جسم ہی کاشی، ہے! جسم میں ہی اعلیٰ معبدوں کا مقام ہے، پارمے�्वास۔ کا معنی اعلیٰ کمان والانہیں بلکہ۔ (اعلیٰ + معبدوں + مقام) پارم+ईش+واس: اعلیٰ معبدوں کا مقام ہے۔

چوٹی زنار کا ترک ہی سُکھنڈی ہے۔ آج کل لوگ سر کے بال مڑوا لیتے ہیں اور سُتر کے نام پر گلے کا زنار ہٹادیتے ہیں، آگ جلانا چھوڑ دیتے ہیں، ہو گیا ان کا ترک دنیا۔ نہیں، درحقیقت چوٹی مقصد کی علامت ہے جسے آپ کو حاصل کرنا ہے اور زنار ہے تاثرات (سنسکاروں) کی علامت۔ جب تک آگے روح مطلق کا حصول باقی ہے، پیچھے تصورات کا آغاز لگا ہوا ہے، تب تک ایشار کیسا؟ ترک دنیا کیسا! بھی تو چلنے والے راہ گیر ہیں جب منزل مقصود

حاصل ہو جائے، پچھے لگے ہوئے تصورات کی ڈور کٹ جائے، ایسی حالت میں شک ہر طرح سے ختم ہو جاتا ہے، لہذا سگھنڈی ہی شک کی تمثیل بھیشم کا خاتمہ کرتا ہے۔ سگھنڈی راہ غور و فکر کی خصوصی صلاحیت ہے، مردمیدان ہے۔

‘بُعْدَ الْحِلْمِ’، غیر مستقل مزاج اور ‘بِرَادْ’، ہر جگہ عظیم الشان معبد کا جلوہ دیکھنے کی صلاحیت وغیرہ روحانی دولت کے خاص خصوصیات ہیں۔ صالح مراجی ہی (ساتھیکتا) ہے۔ حق کے غور و فکر کی خصلت یعنی پاکیزگی اگر قائم ہے، تو بھی گراوٹ نہیں آنے پائے گی۔ اس جنگ میں کبھی شکست نہیں ہونے دے گی۔

द्वृपदो द्रौपदेयाश्च सर्वशः पृथिवीपते ।

सौभद्रश्च महाबाहुं शङ्खान्वधमुः पृथिक्पृथक्, ॥१९८॥

مستحکم مقام دینے والے درویڈ اور تصویر کی تمثیل درویڈ کے پانچوں اولاد فراخ دلی، شفقت ملاحظت، لطافت، مستقل مراجی ریاضت میں بے حد مدگار مجاهدین اعظم ہیں اور لمبی بازوں والا بھی منیواں سب نے الگ الگ ناقوس بجائے، بازو حلقة کار کی علامت ہے۔ جب من خوف سے خالی ہو جاتا ہے تو اُس کی پہنچ دور دوڑ تک ہو جاتی ہے۔

شہ! ان سب نے الگ الگ ناقوس بجائے! کچھ نہ کچھ دوری سبھی طے کراتے ہیں، ان کی تعمیل ضروری ہے، ان کے نام گنائے۔ اس کے علاوہ کچھ دوری ایسی بھی ہے، جو دل دماغ سے ہٹ کر ہے۔ پروردگار ہی باطن میں موجودہ کر طے کراتے ہیں۔ ادھرنظر بن کر روح میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور سامنے خود کھڑا ہو کر اپنا تعارف کر لیتے ہیں۔

स घोषो धार्तराष्ट्राणां हृदयानि व्यदारयत् ।

न भश्च पृथिवीं चैव तुमुलो व्यनुनादयन् ॥१९६॥

اُس خوفزدہ آواز نے زمین و آسمان کو بھی آواز سے بھرتے ہوئے دھرت راشٹر کے اولاد کے دلوں کو چھلنی کر دیا۔ فوج تو پانڈوؤں کی طرف بھی تھی، لیکن دل چھلنی ہوئے دھرت راشٹر کے اولاد کے، درحقیقت پانچ جنپ (ایک طرح کا ناقوس) روحانی طاقت پر اختیار،

لامحمد و پر فتح، نامبارک کا خاتمہ اور مبارک کا اعلان تسلسل کے ساتھ ہونے لگے تو میدانِ عمل، دنیوی دولت، خارجی خصائص کا دلچسپی ہو جائے گا، ان کی طاقت دھیرے۔ دھیرے کمزور ہونے لگتی ہے پوری طور سے کامیابی حاصل ہونے پر فرفتنہ خصائص پوری طور سے خاموش ہو جاتے ہیں۔

अथ व्यवस्थितान्दृष्ट्वा धार्तराष्ट्रान्कपिध्वजः ।

प्रवृत्ते शस्त्र-सम्पाते धनुरुद्घम्य पाण्डवः ॥२०॥

हृषीकेशं तदा वाक्यमिदमाह महीपते ।

अर्जन उवाच (अर्जुन बोला)

सेनायोरुभयोर्मध्ये रथं स्थापय मेऽच्यत ॥२१॥

ضبطِ نفس کی تمثیل بخے نے لا علمی سے گھیرے ہوئے من (دھرت راشٹر) کو سمجھایا کہ اے شاہ! اُس کے بعد 'بیراگ' کی تمثیل، ہنومان، بیراگ ہی پرچم ہے جس کا پرچم قوم کا نشان مانا جاتا ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں پرچم شوخ تھا لہذا 'کپिध्वज' (پرچم بندر) کہا گیا۔ لیکن نہیں، یہاں کپی عام بندرنہیں، خود ہنومان تھے جنہوں نے عزت و ذلت کا خاتمہ کیا تھا۔ دنیا کی دیکھی۔ سُنی چیزوں سے، اُس کے موضوعات سے، انسیت کا ترک کر دینا ہی بیراگ ہے۔ لہذا بیراگ ہی جس کا پرچم ہے، اُس ارجمن نے بقاعدہ دھرت راشٹر کے اولاد کو کھڑے دیکھ کر اسلحہ چلانے کی تیاری کے وقت کمان اٹھا کر رشی کیشم جو دل کے سب کچھ کو جانتے ہیں، ان جوگ کے مالک شری کرشن سے یہ بات کہی "اے اچھوت" (مستقل مزاج انسان) میرے رتھ کو دونوں فوجوں کے درمیان کھڑا کیجئے، یہاں رتھ بان کو دیا گیا حکم نہیں مطلوب (مرشد) سے کی گئی گزارش ہے کس لئے کھڑا کریں؟

यावदेतान्निरीक्षेऽहं योद्धकामानवस्थितान् ।

कैर्मया सह योद्धव्यमस्मिन्नरणसमुद्धमे ॥२२॥

جب تک میں ان جنمے ہوئے جنگ کی خواہشات والوں کو اچھی طرح دیکھنے والوں

کہ اس جنگ کے کاروبار میں مجھے کن کن کے ساتھ جنگ کرنا لازمی ہے۔ اس جنگ کے کاروبار میں مجھے کن کن کے ساتھ جنگ کرنی ہے؟

योत्स्यमानानवेक्षेऽहं य एतेऽत्र समागताः ।

धार्तराद्रस्य दुर्बुद्धेर्युद्धे प्रियचिकीर्षवः ॥۲۳॥

بدعقل دُریڈھن کا جنگ میں بھلا چاہئے والے جو جو شاہ حضرات اس فوج میں آئے ہیں، ان جنگ کرنے والوں کو میں دیکھوں گا، لہذا کھڑا کریں۔ فرقی کی تمثیل دُریڈھن۔ فرفتہ خصال کا بھلا چاہئے والے جو جو شاہ حضرات اس جنگ میں آئے ہیں، ان کو میں دیکھوں۔

एवमुक्तो हृषीकेशो गुडाकेशन भारत ।

सेनयोरुभयोर्मध्ये स्थपयित्वा स्थोत्तमम् ॥۲۴॥

भीष्मद्रोणप्रमुखतः सर्वेषां च महीक्षिताम् ।

उवाच पार्थं पश्यैतान् समवेतान्कुरुनिति ॥۲۵॥

سبخے بولا۔ نیند پر قابو رکھنے ارجمن کے ذریعہ اس طرح کہے جانے پر دل کی باتوں کو جاننے والے شری کرشن نے دونوں طرف کی فوجوں کے درمیان بھیشم، درونشر، اور مہپختام جسم کی تمثیل زمین پر قبضہ جائے ہوئے تمام شاہوں کے درمیان عظیم رتھ کو کھڑا کر کے کہا۔ ”پار رتھ! ان جمع ہوئے کوروؤں کو دیکھ، یہاں افضل رتھ سونے۔ چاندی کا رتھ نہیں ہے! دنیا میں افضل کی تشریح فانی کے متعلق مطابقت اور مخالفت سے کی جاتی ہے۔ یہ تشریح نامکمل ہے جو ہماری روح، ہماری شکل کا ہمیشہ ساتھ دے وہی افضل ہے، جس کے پیچھے ‘अनुत्तम’، بدتری نہ ہو۔

तत्रापश्यत्स्थितान्पार्थः पितृनथं पितामहान् ।

आचार्यान्मातुलान्प्रत्रान्पौत्रान्सर्वांस्तथा ॥۲۶॥

शवशुरान्सुहृदश्वैव सेनयोरुभयोरपि ।

اس کے بعد بے خطا نشان پی گی، فانی جسم کو ترکھ بنانے والے پار ترکھ (ارجن) نے ان دونوں فوجوں میں موجود اپنے والد کے بھائیوں کو، معمولمیوں کو، ماماؤں کو بھائیوں کو اجدا کو، بیٹوں کو، پوتوں کو دوستوں کو، سرسوں کو، اور خیر خواہ لوگوں کو، دیکھا، دونوں طرف کی فوجوں میں ارجمن کو صرف اپنا خاندان، ماما کا خاندان، سسر کا خاندان، دوست و احباب اور پیر و مرشد دکھائی پڑے۔ مہا بھارت کے وقت کے شمار کے مطابق اٹھارہ اچھو ہٹری تقریباً چالیس لاکھ کے برابر ہوتا ہے، لیکن موجودہ شمار کے مطابق اٹھارہ اچھو ہٹری تقریباً ساڑھے چھارب کے ہوتا ہے۔ جو آج کے دنیا کے آبادی کے برابر ہے۔ محض اتنی تعداد کے لئے کبھی۔ کبھی دنیوی سلط پر رہنے۔ کھانے کی قیمتی کھڑی ہو جاتی ہیں۔ انسانوں کی اتنی تعداد میں محض ارجمن کے تین۔ چار رشتے داروں کا خاندان تھا، کیا اتنا برا بھی کسی کا خاندان ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ دل کی دنیا کی عکاسی ہے۔

तान्समीक्ष्य स कौन्तेयः सर्वान्बन्धनवस्थितान् ।

कृपया परयाविष्टो विषीदन्निदमब्रवात् ॥२७॥

اس طرح کھڑے ہوئے ان تمام دوستوں و احبابوں کو دیکھ کر بے حد درد مندی سے گھرا ہوا وہ کنتی کا پس ارجمن غمزدہ ہو کر بولا۔ ارجمن غم کرنے لگا، کیوں کہ اُس نے دیکھا کہ یہ سب تو اپنا خاندان ہی ہے، الہند بولا۔

‘अर्जुन उवाच (अर्जु बोला)

दृष्ट्वेमं स्वजनं कृष्ण युयुत्युं समुपस्थितम् ॥२८॥

सीदन्ति मम गात्राणि मुखं च परिशुष्पति ।

वेपथुश्च शरीरे मे रोमहर्षश्च जासते ॥२६॥

آئے شری کرشن! جنگ کے خواہش مند کھڑے ہوئے ہیں اس اپنے لوگوں کے جماعت کو دیکھ کر میرے جسم کے حصے ڈھیلے ہوئے جاتے ہیں۔ منہ خشک ہوتا جا رہا ہے اور میرا جسم لرزہ براندام کن ہو رہا ہے۔ اتنا ہی نہیں۔

گاण्डیवं स्त्रांसते हस्तात्त्वक्वैव परिद्वृते ।

न च शक्नोम्यवस्थातुं भ्रमतीव च मे मनः ॥३०॥

ہاتھ سے گانڈیو (ارجن کے کمان کا نام گرتا ہے، چلد بھی جل رہی ہے۔ ارجن کو بخار سا ہوا آیا۔ غمگین ہوا اٹھا کہ یہ کیسی جنگ ہے، جس میں اپنے ہی لوگ کھڑے ہیں؟ ارجن کو شک ہو گیا۔ وہ کہتا ہے۔ اب میں کھڑا رہ پانے میں بھی خود کو قاصر ہوں، اب آگے دیکھنے کی طاقت نہیں ہے۔

निमित्तानि च पश्यामि विपरीतानि केशव ।

न च श्रेयोऽनुपश्यामि हत्वा स्वजनमाहवे ॥३१॥

کیشو! اس جنگ کا آثار بھی برخلاف ہی دیکھتا ہوں۔ جنگ میں اپنے خاندان کو مار کر کوئی خاص بہتری بھی مجھے نظر نہیں آ رہی ہے۔ خاندان کو مارنے سے بھلانی کیسے ہو گی؟

न काङ्क्षे विजयं कृष्ण न च राज्यं सुखानि च ।

किं नो राज्येन गोविष्ठन्द किं भोगै जीवितेन वा ॥३२॥

مُسلم خاندان جنگ کے مُہانے پر ہے۔ انہیں جنگ میں مار کر فتح، فتح سے ملنے والا اقتدار اور اقتدار سے ملنے والی خوشی ارجن کو نہیں چاہیے۔ وہ کہتا ہے کرش! میں فتح نہیں چاہتا، اقتدار اور اُس سے ملنے والی خوشی بھی نہیں چاہتا، گوبند! ہمیں اقتدار یا عیش و عشرت خواہ زندگی سے بھی کیا واسطہ ہے؟ کیوں؟ اس پر کہتا ہے۔

येषामर्थे काङ्क्षतं नो राज्यं भोगाः सुखानि च ।

त इमेऽवस्थिता युद्धे प्राणस्तयक्त्वा धनानि च ॥३३॥

ہمیں جن کے لئے اقتدار کا عیش و عشرت اور خواہشات کی طلب ہے وے ہی خاندان زندگی کی امید چھوڑ کر میدان جنگ میں کھڑے ہیں۔ ہمیں اقتدار کی خواہش تھی تو خاندان کو لے کر، عیش و عشرت، خوشی اور دولت کی تشکیل تھی تو اپنوں اور خاندان کے ساتھ انہیں لطف اٹھانے کی تھی، لیکن جب سب کے سب زندگی کی امید چھوڑ کر کھڑے ہیں، تو مجھے عیش

اقدار یا عیش نہیں چاہئے انہیں لوگوں کے ساتھ رہ کر ان ساری چیزوں کی قیمت تھی۔ ان سے جدا ہونے پر ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے۔ جب تک خاندان رہتا ہے تبھی تک یہ خواہشات بھی رہتی ہے۔ جھوپڑی میں رہنے والا بھی اپنے خاندان، دوست و احباب کو مار کر پوری دنیا کی سلطنت کو بھی قبول نہیں کرے گا۔ ارجمن بھی یہی کہتا ہے کہ ہمیں عیش پسند تھے، فتح پسند تھی، لیکن جن کے لئے تھی، جب وے ہی نہیں رہیں گے تو عیش و عشرت کا کیا مطلب؟ اس جنگ میں مارنا کسے ہے؟

आचार्या: पितरः पुत्रास्तथैव च पितामहाः।

मातुलाः शवशुराः पौत्राः श्यालाः सम्बन्धिनस्तथा ॥۳۴॥

اس جنگ میں علامہ، تاؤ، چچا، بیٹے اور اسی طرح دادا، ماما، سُرُر، پوتے، سالے، اور سارے ناطے رشتے دار لوگ ہی ہیں۔

एतान हन्तुतिष्ठामि ज्ञतोऽपि मधुसून

अपि त्रैलोक्यराज्यस्य हेताः किं नु महीकृते ॥۳۵॥

مدھوسون! اُن کے ذریعہ مجھے ہلاک کئے جانے پر بھی یا تینوں عوالم کے اقتدار کیلئے بھی میں ان سب کو ہلاک نہیں کرنا چاہتا پھر اس زمین کے لئے کہنا ہی کیا ہے۔ اٹھارہ اچھوہڑی فوج میں ارجمن کو اپنا خاندان ہی دکھائی پڑا۔ اپنے لوگوں کی اتنی بڑی جماعت درحقیقت ہے کیا؟ درحقیقت عشق ہی ارجمن ہے۔ یاداں کے ابتدائی دور میں ہر ایک عاشق کے سامنے یہی مسئلہ رہتا ہے۔ سمجھی چاہتے ہیں کہ ہم یاد۔ (ورد) کریں، اُس اعلیٰ حقیقت کے مقام پر پہونچ جائیں لیکن کسی تجربہ کا مرشد کی سر پرستی میں کوئی عاشق میدان اور میدان کے عالم کی جنگ کو سمجھتا ہے۔ ہمیں کن سے جنگ کرنی ہے، تو وہ ما یوں ہو جاتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ ہمارے پدر کا خاندان، سرال کا خاندان، ماما کا خاندان، دوست و احباب اور مرشدوں پیر ساتھ رہیں، سمجھی خوشحال رہیں اور ان سب کی خدمت کرتے ہوئے ہم اُس روح مطلق کو بھی حاصل کر لیں لیکن جب وہ سمجھتا ہے کہ راہِ عبادت میں آگے بڑھنے

کے لئے خاندان حچوڑنا ہوگا، ان تعلقات کی گرفت سے باہر نکلا ہوگا تو وہ بے صبر ہوا ٹھتا ہے، قابل احترام مہاراج جی، فرمایا کرتے تھے مرننا اور صوفی ہونا برادر ہے، صوفی کے لئے کوئی دنیا میں کوئی زندہ ہے بھی، لیکن گھروالوں کے نام پر کوئی نہیں ہے۔ اگر کوئی ہے تو انسیت ہے، فرقگی ختم کہاں ہوئی؟ جہاں تک انسیت ہے، اُس کا پوری طرح سے ایثار، اُس انسیت کے وجود کے ختم ہونے پر ہی اُس کی کامیابی ہے۔ ان تعلقات کی وسعت ہی تو دنیا ہے، ورنہ دنیا میں ہمارا کیا ہے؟ 'تुلसی داس' کاہنے کا جگ، بُو جاتِ بُو جنی

وسعت ہی دنیا ہے۔ جوگ کے مالک شری کرشن نے بھی دل کی وسعت کو ہی دنیا کہہ کر مخاطب کیا۔ جس نے اس کے اثر کروک لیا، اُس نے مخلوقات عالم پر ہی فتح حاصل کر لی۔

۱) ایہہ تائیجیت: سار्गों یہاں سامنے سٹھتے مन: ॥(گیتا, 5 119)

صرف ارجمن بے قرار تھا، ایسی بات نہیں ہے۔ عشق سب کے دل میں ہے۔ ہر ایک عاشق بے قرار ہوتا ہے، اُسے عزیز لوگ یاد آنے لگتے ہیں۔ پہلے وہ سوچتا تھا کہ یاداں سے کچھ فائدہ ہوگا، تو یہ سب خوش حال ہوں گے، ان کے ساتھ رہ کر اُس کا لطف اٹھائیں گے۔ جب یہ ساتھ ہی نہیں رہے تو عیش و عشرت کو کیا کریں گے؟ ارجمن کی نظر اقتدار کے عیش تک ہی محدود تھی وہ تینوں جہان کے مالک کے اقتدار کو ہی عیش و عشرت کی آخری حد سمجھتا تھا، اس کے آگے بھی کوئی حقیقت ہے، اس کا علم ابھی ارجمن کو نہیں ہے۔

نیہत्य धार्तराष्ट्रान्नः का प्रीतिः स्याज्जनार्दनं ।

पापमेवाश्रयेदस्मान् हत्यैतानाततायिनः ॥३६॥

جنارون! وہرست را شتر کے اولاد کو مار کر بھی ہمیں کیا خوشی ہوگی؟ جہاں وہرست را شتر یعنی وہر شہنشاہ کا را شتر ہے (گستاخی کا اقتدار ہے) اُس سے پیدا فرقگی کی تمثیل ڈریوڈھن وغیرہ کو مار کر بھی ہمیں کیا خوشی ہوگی؟ ان ظالموں کو مار کر ہمیں گناہ گارہی تو ہونا پڑے گا۔ جو زندگی بسر کرنے کے معمولی فائدے کے لئے بداخلاتی کو قبول کرتا ہے وہ ظالم کہلاتا ہے، لیکن

نہیں آپ بھی غلطی کرنے جا رہے ہیں۔ شری کرشن پر بھی الزام لگایا، ابھی وہ سمجھ میں اپنے کو شری کرشن سے کم نہیں مانتا۔ ہر ایک نیار یا ضت کش مرشد کے پناہ میں جانے پر اسی طرح کی دلیل دیتا ہے اپنے کو سمجھ میں کم تر نہیں مانتا۔ یہی ارجمن بھی کہتا ہے کہ یہ بھلے نہ سمجھیں، لیکن ہم آپ تو سمجھدار ہیں۔ خاندان کی تباہی کی برا نیوں پر ہمیں غور کرنا چاہیے۔ خاندان کی تباہی میں برائی کیا ہے؟

کुलक्षये प्रणश्यन्ति कुलधर्माः सनातनाः ।

धर्मे नष्टे कुलं कृत्स्नमधर्मोऽभिवत्युत ॥ ۱۸۰ ॥

خاندان کا خاتمه ہونے سے قدیمی خاندان فرض ختم ہو جاتے ہیں۔ ارجمن خاندانی فرض، خاندانی تربیت کو ہی ابدی دین سمجھ رہا تھا۔ فرض کے خاتمہ کے بعد گناہ کا دباؤ پورے خاندان پر پڑتا ہے۔

अधर्माभिभ्वात्कृष्णा प्रदुष्यन्ति कुलस्त्रियः ।

स्त्रीषु दुष्टासु वार्ष्य जायते वर्णसङ्करः ॥ ۱۸۹ ॥

اے کرشن! گناہوں کے زیادہ بڑھ جانے پر خاندان کی عورتوں ناقص ہو جاتی ہیں عورتوں کے ناقص ہونے پر ابن الغیب پیدا ہوتا ہے۔ ارجمن کا مانا تھا۔ خاندان کی عورتوں کی ناقص ہونے سے دوغلہ پیدا ہوتا ہے، لیکن شری کرشن نے اس کی تردید کرتے ہوئے آگے بتایا کہ، میں خود یا اعلیٰ مقام پر فائز عظیم انسان اگر ریاضت کے تسلسل میں شبہ پیدا کر دیں تب، دوغلہ کے عیوب پر ارجمن روشنی ڈالتا ہے۔

सङ्करो नरकायैव कुलधनानां कुलस्य च ।

पतन्ति पितरो ह्येषां लुप्तपिण्डोदककियाः ॥ ۱۸۲ ॥

دوغلہ خاندان کو بر باد کرنے والوں اور خاندان کو جنم میں ڈھکیلنے کے لئے ہوتا ہے ابن الغیب پیدا ہونے سے (پنڈدان) کا رواج ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے گرے خاندانوں کے آباء و اجداد بھی گرجاتے ہیں (پنڈدان) مرنے کے بعد بارہ دن تک شرادرھ شاہزادہ نام سے

چاول، دودھ، گھی، تل، شہد وغیرہ ملائکر اسے لد و نمایا کرمے ہوئے انسان کے نام پر پوچا پاٹھ کرتے ہیں) وقت حال بر باد ہو جاتا ہے، ماضی کے آباء و اجداد گرجاتے ہیں اور مستقبل والے بھی گریں گے۔ اتنا ہی نہیں۔

दोषैरेतैः कुलधानां वर्णसङ्करकारकैः ।

उत्साधन्ते जातिधर्माः कुलधर्माश्च शाश्वताः ॥४३॥

دو غلہ پیدا کرنے والے ان عیوب سے خاندان اور خاندان کو بر باد کرنے والوں کے ابدی خاندانی فرض اور قومی فرض ختم ہو جاتے ہیں۔ ارجمن مانتا تھا کہ خاندانی فرض ابدی ہے، خاندانی فرض ہی دائیٰ ہے۔ لیکن شری کرشن نے اس کی تردید کی اور آگے بتایا کہ روح ہی ابدی اور دائیٰ دین ہے۔ حقیقی ابدی دین کو جاننے سے پہلے انسان دین کے نام پر کسی نے کسی قدامت کو جانتا ہے ٹھیک اس طرح ارجمن بھی جانتا ہے جو شری کرشن کے الفاظ میں ایک قدامت ہیں۔

उत्सन्नकुलधर्माणां मनुष्याणां जनार्दन ।

नरकेऽनियतं वासो भवतीत्यनुशुश्रुम ॥४४॥

اے جنارون! ختم ہوئے خاندانی فرض والے انسانوں کو لامحہ و دوقت تک دوزخ میں رہنا پڑتا ہے، ایسا ہم نے سنا ہے۔ صرف خاندانی فرض ہی بر باد نہیں ہوتا، بلکہ دائیٰ ابدی دین بھی تباہ ہو جاتا ہے۔ جب دین ہی بر باد ہو گیا، تو ایسے انسان کا لامحہ و دوقت تک رہنا ہوتا ہے، ایسا ہم نے سُنا ہے۔ دیکھا نہیں، سننا ہے۔

अहो बत महत्पापं कर्तुं व्यवसिता वयम् ।

यद्राज्यसुखलोभेन हन्तं स्वजनमुद्यताः ॥४५॥

حیف! افسوس ہے کہ ہم لوگ عقلمند ہو کر بھی بہت بڑا گناہ کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں اقتدار اور عیش کی لائچ سے اپنے خاندان کو مارنے پر آمادہ ہوئے ہیں۔ ابھی ارجمن اپنے کو کمتر نہیں سمجھتا ہے، شروع میں ہر ریاضت کش اسی طرح بولتا ہے۔ مرد خدا

مہا تما بده کا قول ہے کہ انسان جب ادھور اعلم رکھتا ہے، تو اپنے آپ کو بہت بڑا عالم سمجھتا ہے اور جب آدھے سے آگے کا علم حاصل کرنے لگتا ہے تو اپنے کو بہت بڑا یوقوف سمجھتا ہے، ٹھیک اسی طرح ارجمن بھی اپنے کو عالم ہی سمجھتا ہے۔ وہ شری کرشن کو ہی سمجھاتا ہے کہ اُس گناہ سے علی افادی ہو، ایسی بات بھی نہیں، صرف اقتدار اور عیش عشرت کی لائچ میں پڑ کر ہم لوگ خاندان کو تباہ کرنے کیلئے آمادہ ہوئے ہیں۔ بہت بڑی بھول کر رہے ہیں۔ ہمیں بھول کر رہے ہیں ایسی بات نہیں، آپ بھی بھول کر رہے ہیں۔ ایک دھکا شری کرشن کو بھی دیا۔ آخر میں ارجمن اپنا فیصلہ دیتا ہے۔

�दि मामप्रतीकारमशस्त्रं शस्त्रपाणयः ।

धार्तराष्ट्रा रणे हन्युस्तन्मे क्षेत्रं भवेत् ॥४६॥

اگر مجھ غیر مسلح مقابلہ نہ کرنے والے کو مسلح دھرت راشتر کے اولاد میدان جنگ میں ماریں تو ان کا وہ مارنا بھی میرے لئے بے حدا کندہ مند ہوگا، تو ارنخ تو کہے گی کہ ارجمن سمجھدار تھا، جس نے اپنی قربانی دے کر جنگ کو چالایا۔ لوگ جانوں کی قربانی دے ڈالتے ہیں کہ بھولے بھالے معصوم بچے خوش حال رہیں، خاندان تو بچار ہے، انسان غیر ملک کو چلا جائے، شان و شوکت سے بھرے محل میں رہے، لیکن دو دن بعد اسے اپنی چھوڑی ہوئی جھوپڑی یاد آنے لگتی ہے۔ فتنگی اتنی پر زور ہوتی ہے۔ اس واسطے ارجمن کہتا ہے کہ مسلح دھرت راشتر کے اولاد مجھ جیسے انتقام نہ کرنے والے کو میدان جنگ میں مار دیں، تب بھی وہ میرے لئے بے حدا کندہ مند ہوگا تاکہ اولاد تو عیش و آرام سے رہیں۔

एवमुक्त्वार्जुनः संख्ये रथोपस्थ उपाविशत् ।

विसुज्य सशरं चांचं शोकसंविग्नमानसः ॥४७॥

سخے بولا کہ میدان جنگ میں غم سے بے قرار میں والا ارجمن اس طرح کہہ کر تیر و مکان کو چھوڑ کر تھے کے پچھے حصے میں بیٹھ گیا یعنی میدان اور میدان کے عالم کی تکریں حصہ لینے سے پچھے ہٹ گیا۔

مغز سخن

”گیتا“ میدان اور میدان کے عالم کے جنگ کی منظر کشی ہے، یہ خدا کی شوکتوں سے مزین دیدار الٰہی کو عطا کرنے والا نغمہ ہے۔ یہ نغمہ سرائی جس حلقة میں ہوتی ہے۔ وہ میدان عمل، جسم، ہے۔ جس میں دو خصائص ہیں میدان دین اور میدان عمل ان فوجوں کی شکل اور ان کی طاقت کی بنیاد پتا کی، آوازناقوس سے ان کی جفاکش کا علم ہوا۔ اُس کے بعد جس فوج سے جنگ کرنی ہے اس کا معائنہ ہوا۔ جس کی تعداد اٹھارہ اچھو ہیڑی (تقریباً ساڑھے چھارب) کہی جاتی ہے، لیکن درحقیقت وے بے شمار ہیں۔ قدرت کے نظریات دو ہیں۔ ایک معمود کی طرف لے جانے والی خصلت، روحانی دولت، دوسرا دنیا کی طرف لے جانے والی دنیوی دولتیں دونوں خصائص ہی ہیں۔ ایک ذاتِ مطلق کی طرف مائل کرتی ہے، اعلیٰ دین ذات مطلق کی طرف لے جاتی ہے اور دوسرا دنیا میں یقین دلاتی ہے۔ پہلے روحانی دولت کو سنهال کر دنیوی دولت کا خاتمہ کیا جاتا ہے، پھر دوسری ابدی اللہ کے دیدار اور اُس میں مقام کے ساتھ روحانی دولت کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے، جنگ کا انجام نکل آتا ہے۔

ارجمن کوفوج کے معائنے میں اپنا خاندان ہی دکھائی پڑتا ہے، جسے مارنا ہے، جہاں تک تعلق ہے، اُتنی ہی دنیا ہے انسیت کے پہلے قدم پر خاندانی فرقہ خلل پیدا کرتی ہے ریاضت کش جب دیکھتا ہے کہ قریبی تعلقات سے اتنا لگا وہ ہو جائے گا، جیسے وے تھے ہی نہیں، تو اُسے گھبراہٹ ہونے لگتی ہے۔ اپنوں سے لگاؤ کو ختم کرنے میں اُسے نقصان دکھائی دینے لگتا ہے۔ وہ مروجه قدامتوں میں اپنی حفاظت کی جلاش کرنے لگتا ہے، جیسا ارجمن نے کیا اُس نے کہا ”خاندانی فرض ہی ابدی دین ہے۔ اس جنگ سے ابدی دین فنا ہو جائے گا، خاندان کی عورتیں ناقص ہوں گی۔“ دو غلہ پیدا ہو گا، جو خاندان کو تباہ کر دنیوالوں کو ہمیشہ کیلئے درزخ میں لے جانے کے لئے ہوتا ہے، ارجمن اپنی سمجھ سے، ابدی دین کی حفاظت کیلئے بے قرار ہے۔ اُس نے شری کرشن سے گزارش کی ہم لوگ سمجھدار ہو کر بھی یہ اتنا بڑا گناہ

کیوں کریں؟ یعنی شری کرشن بھی گناہ کرنے جا رہے ہیں، آخر میں گناہ سے بچنے کے لئے میں جنگ نہیں کروں گا، ایسا کہتا ہوا مایوس ارجمن تھے کے پچھلے حصے میں بیٹھ گیا، میدان اور میدان عالم کی نکر سے پچھے ہٹ گیا۔ شرح نویسیوں نے اس باب کو، غم ارجمن جوگ، کہا ہے ارجمن انسیت کی علامت ہے۔ ابدی دین کے لئے بے قرار ہونے والے عاشق کا غم جوگ کا سبب بتا ہے۔ یہی غم مورث اول (مُنو) کو ہوا تھا، ہری جنم گیا تو بہت دُخخ لाग، جنم گیا تو بہت دُخخ لایا۔ شک و شہبہ میں پڑ کر ہی انسان غم کرتا ہے۔ اُسے شک تھا کہ دو غلمہ پیدا ہو گا جو دوزخ میں لے جائے گا، ابدی دین کے مٹنے کا بھی اُسے غم تھا، لہذا غم و شک و شہبہ جوگ) کا عام طریقہ سے نام دیا جانا اس بات کے لئے مناسب ہے۔ لہذا اس طرح شری مدھگود گیتا کی شکل میں اپنندو علم تصوف و علم ریاضت سے متعلق شری کرشن اور ارجمن کے مکالمہ میں (غم و شک و شہبہ جوگ) نام کا پہلا باب مکمل ہوتا ہے۔ اس طرح قابل احترام پرم پُش پرمانند جی کے مقلد سوامی اڑگڑانند کے ذریعہ لکھی شری مدھگود گیتا کی تشریح، یتھار تھ گیتا، (حقیقی گیتا) میں (غم و شک و شہبہ جوگ) نام کا پہلا باب مکمل ہوا۔

”ہری اوم تتس“

اوہ شری پر مانع نہ مہ: